یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R. L. No 352.

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR.

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

نمبر ۳۴ امرتسر ۲۹ جون ۱۹۰۶ء مطابق ۶ جمادی الاول ۱۳۲۴ ہجری المقدسہ جلد ۳

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔
(۳) گورنمنٹ و مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہوں گے۔
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں و مضامین بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے
والیان ریاست
رؤسا و جاگیرداران
عام خریداروں سے
چھ ماہ کے لئے
ممالک غیر سے سالانہ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہوا کرے۔

ضروری اطلاع

اخبار برابر ہر جمعہ کو ہر ایک کے نام جاتا ہے تاہم اگر کسی صاحب کو نہ ملے۔ تو ایک روز انتظار کر کے اطلاع دیا کریں زیادہ دیر لگایا نہ کریں۔ ورنہ شکایت معاف اور اپنے پوسٹ ماسٹر کی خدمت میں شکایتی خط لکھوا کر ڈاک خانہ کا انتظام بھی کرائیں۔

مینیجر

بقیہ خلافت و امامت

۲۲ جون کے پرچہ میں یہ بحث یہاں تک پہنچی تھی کہ شیعہ کی مستند کتاب کلینی میں روایت ہے کہ انبیاء علیہم السلام وراثت میں مال و دولت نہیں چھوڑ کر جاتے بلکہ وراثت میں علم دیا کرتے ہیں۔ اس حدیث کے عربی الفاظ میں کتاب کی ایک غلطی رہ گئی تھی۔ گو ترجمہ صاف ہے یعنی عربی الفاظ یوں لکھے گئے ذلک ان العلماء لم یورثوا مالا الخ حالانکہ چاہیے یوں تھا۔ ذلک ان الانبیاء لم یورثوا اس لفظی غلطی کے علاوہ ایک صاحب نے لکھا ہے کہ اس حدیث کلینی سے انبیا کی مالی وراثت کی نفی کیونکر ہوئی۔ جواب ان صاحب اور انکے دیگر ہم خیال حضرات پر واضح ہو کہ روایت کے عربی الفاظ یوں ہیں ذلک ان الانبیاء لم یورثوا درهما ولا دینارا یعنی انبیاء درہم و دینار کی وراثت نہیں چھوڑا کرتے۔ اس نفی کو پھر یوں موکد بتاکید فرمایا ہے انما ورثوا العلم۔ قاعدہ نحو کے مطابق حرف انما حصر کے لئے ہے پس ترجمہ یہ ہوا کہ اس کے سوا کوئی اور بات نہیں کہ انبیاء صرف علم کا ورثہ دیا کرتے ہیں۔ علماء عربی دان خوب جانتے ہیں کہ انما جس کلام پر آتا ہے وہ حقیقت میں نفی اور اثبات سے مرکب ہوتا ہے۔ پس اصل تقدیر کلام یوں ہے ما ورث الانبیاء الا العلم او لا ورث الانبیاء الا العلم پس یہ کلام بلحاظ نفی اور اثبات کے بالکل کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کے مشابہ ہے جس طرح کلمہ طیبہ سے اللہ کے غیر سے معبودیت کی نفی ہوتی ہے اسی طرح روایت مذکورہ میں انبیاء سے بجز علم مالی ورثہ کی نفی ہوتی ہے۔

اصل بحث کا مقطع تو یہی روایت ہے جو شیعہ کی معتبر و مستند کتاب کلینی سے ہم نے نقل کی ہے مناسب تو یہ ہے کہ علماء شیعہ سب مل کر اس حدیث پر متوجہ ہوں اگر یہ روایت انکی کتاب میں نہ ہو تو انکار کریں۔ اور اگر ہو تو اقرار کر کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و ارضاہ کے دشمنوں کو سب و شتم سے یاد نہ کیا کریں۔ یا اس حدیث کی کوئی تشریح کریں مگر ایسی کہ قابل قبول علماء کے ہو۔ ایسی نہیں جو کرشن قادیانی احادیث مخالفہ کی کیا کرتے ہیں کہ دمشق سے مراد قادیان ہے۔

تاہم ہم رسالہ اصلاح کے باقی مضمون کا جواب ضرورت نہیں دیکھتے کیونکہ سارا مدار بحث ہمارے نزدیک حدیث مذکورہ پر ہے علاوہ بریں بقیہ مضمون اصلاح میں کوئی علمی بات نہیں سوا دشنام دہی یا دل آزاری کے۔ الغرض اس بحث کو اب ہم یہاں ختم کر کے ٹھنڈے دل سے شیعہ کا جواب خصوصاً روایت مذکورہ کے متعلق سننا چاہتے ہیں۔ علماء شیعہ سے التماس ہے کہ ادھر ادھر کے لاطائل چھوڑ کر صرف حدیث مذکورہ

کا جواب باصواب مرحمت فرماویں۔

اور سے دیکھو تو جانا ہی گا دن کا ۔ پس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہو فیصلہ دل کا

بقیہ تصدیق الاحادیث

گذشتہ پرچہ میں یہ مضمون سوال نمبر ۱۰ تک پہونچا تھا۔ مگر سوال نمبر ۱۰ کا نصف حصہ باقی ہے۔ وہ بھی سن لیجیو۔

سوال بخاری کی دوسری جلد میں ابی جحیفہ رضی اللہ سے روایت ہے کہا اُس نے میں نے کہا علی رضی اللہ سے کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے انہوں نے کہا نہیں۔ مگر کتاب اللہ کی یا سمجھ جو مسلم کو دیگئی یا جو کچھ اس صحیفہ میں ہے ابی جحیفہ نے کہا یہ صحیفہ کیا ہے۔ حضرت علی نے کہا عقل[1] اور یہ بھی بروایت ابن عباس کہا اُس نے جب مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑھگئی دست ہو فرمایا سرور کائنات علیہ الف الف تحیۃ نے لاؤ میرے پاس کتاب تمہارے لئے لکھوں کتاب۔ تم اس کے بعد گمراہ نہ ہوگے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض غلبہ کر گئی اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب ہے بس ہمارے لئے کافی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے اور نیز اس قرآنی آیت اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا کے مطابق درست ہو یا نہ۔ مجھ ضرورت محسوس ہوئی کہ علماء سے دریافت کروں کہ ایسی احادیث صحیح کے ہوتے ہوئے کیوں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ آپ صاحبان کو لازم ہے کہ جواب قرآن شریف و احادیث صحیح سے عنایت فرماویں۔

جواب۔ اسکا پہلے پرچہ میں ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی احادیث لکھنے کی اجازت فرمائی تھی۔ رہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول حسبنا کتاب اللہ سو وہ خاص واقع خلافت کے متعلق ہے۔ جو بالکل ٹھیک ہے کیونکہ کتاب اللہ میں خلافت کے دو اصول بیان کئے گئے ہیں خلیفہ کے متعلق تو یہ ہو کہ زَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ علم میں اسکو فضیلت ہو۔ یعنی آجکل کے محاورہ کے مطابق پولیٹیشن یا پولیٹیکل مین ہو جسکو دوسرے لفظوں میں یوں سمجھو کہ رموز مملکت سے واقف ہو۔ اور جسمانی ڈیل ڈول اور ظاہری وجاہت بھی رکھتا ہو۔ نہ کہ ایسا نحیف البدن ہو کہ دیکھنے سے رعب سلطنت ہی نہ ہو سکے اور رعایا کی بابت یہ اصول ہے کہ أَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ یعنی مسلمانوں کے کام باہمی مشورہ سے ہوا کرتے ہیں۔ ان دونوں آیتوں سے حضرت عمر اس نتیجہ پر پہونچے کہ خلافت کا فیصلہ قرآن شریف میں ہو چکا ہے۔ آنحضرت بھی جو کچھ کرینگے اسی اصول سے کرینگے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حدیثوں کی کتابیں لکھنی منع ہیں۔ (تمہارے خیال میں شائد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے بھی اسی لئے کوئی کتاب حدیث کی تصنیف کی نہ تحریر فرمائی)

سوال نمبر ۱۱۔ مرغی۔ بطخ وغیرہ جو نجاست خور ہیں۔ ان کا کھانا درست ہے یا نہ اور یہ جانور جو نجاست کھاتے ہیں۔ یہ نجاست ان کے جسم کو نجس کرتی ہے یا نہ۔ اگر کرتی ہے تو ان کا کھانا کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ اگر ان کے جسم کو نجاست نجس نہیں کرتی۔ تو دلیل کی ضرورت ہے۔ جواب صحیح حدیث سے۔

جواب نمبر ۱۱۔ یہ سب جانور حلال ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے ایک راوی کہتے ہیں۔ میں ایک صحابی کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ مرغی کا گوشت کھا رہے تھے انہوں نے مجھے کھانے کی تواضع کی۔ میں نے کہا میں نے اسکو نجاست کھاتے دیکھا ہے اسلئے میں نہیں کھاتا صحابی نے کہا آ میں تجھے ایک حدیث بتاؤں میں نے آنحضرت کو کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ (لیکن تمہارا جو اس سوال سے مطلب ہے وہ ثابت نہ ہوگا آگے چلئے)

سوال نمبر ۱۲۔ در البہیۃ شرح محمدی در واقع لاہو یعقوب ہ من لاط بذکر قتل ولو کان بکرا وکذالک المفعول به اذا کان مختارا ترجمہ قتل کیا جائے وہ شخص جو اغلام کرے۔ اگرچہ کنوارا ہو۔ ایسا ہی قتل کیا جائے جو رضامندی سے اغلام کرائے کس آیت یا حدیث سے یہ حکم لگایا گیا۔ اور اسکو شرع میں حد کہتے ہیں یا نہ۔ شوکانی رحمۃ اللہ نے اس قدر کر نہیں معلوم ہوا کہ اگر شادی شدہ اغلام کرے اور جو جبراً اغلام کیا گیا ہو۔ ایسی حالت میں شریعت غراء مطہرہ الگ کر مجرموں کے لئے کیا اجازت دیتی ہے۔ جواب صحیح حدیث سے۔

جواب نمبر ۱۲۔ در البہیۃ میں جو لوطی کے قتل کا فتوی ہے۔ صحاح کی احادیث میں اس مضمون کی روایات آئی ہیں اور دیگر قسم کی بھی ہیں۔ مگر قرآن شریف میں انکی سزا یہ ہے وَالَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنكُمْ فَآذُوهُمَا فَإِن تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا یعنے لوطی فاعل اور مفعول دونوں کو سخت تکلیف پہنچاؤ۔ جبتک کہ توبہ کر کے صلاحیت اختیار نہ کریں۔ جب صلاحیت اختیار کریں تو ان کو چھوڑ دو۔ بس یہی انکی حد ہے۔ اہلحدیث کسی کی شخصی رائے کے ذمہ دار نہیں بلکہ جو کچھ قرآن و حدیث میں ہے اسکو پابند ہیں۔

سوال ۱۳۔ بخاری میں لکھا ہے کہ حضرت کے زمانہ میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے اور مسجد کسی چیز سے دھوئی نہ جاتی تھی۔ چونکہ اس حدیث کی علت نہیں معلوم ہوتی۔ بخاری علیہ الرحمۃ کا مطلب کیا ہے۔ کیا کتے انکے نزدیک نجس نہیں۔ یا کچھ اور بھید ہے۔ بخاری علیہ الرحمۃ کو لازم تھا۔ کہ وہ راوی سے اسکا مطلب دریافت کرتے اور یہ بھی دریافت کرتے وہ کتے شکاری تھے یا نہ۔ یہ بھی دریافت فرمایا ہوتا کہ کتوں کے پاؤں صاف ہوتے تھے

[1] حدیث میں بیشک عقل کا لفظ ہے مگر اسکا ترجمہ دیت ہے یعنی خون کا معاوضہ۔ پس راقم مضمون نے عقل کا ترجمہ عقل کر کے اپنی عقل کا ثبوت دیا ہے (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

یا نجاست سو بھری۔ کیونکہ بخاری کی اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تھوک نمازی کا مسجد میں جو بائیں قدم کے نیچے گرائیگا۔ اسکا یہ کفارہ ہے کہ بعد نماز کے اس تھوک کو مٹی کے نیچے دبا دے۔ دونوں حدیثوں کو ملا کر ثابت ہوتا ہے کہ کتے کے پاؤں سے نمازی کا تھوک بُرا ہے
جواب قرآن وحدیث سے۔

جواب نمبر ۱۳ سے سر ستان منطق الطیر است جابجا بند۔ جز سلیمان نشاید فہم این گفتار را۔
صحیح بخاری کا مطلب سمجھنے کے لئے درس میں کچھ وقت لگانا چاہئے۔ یہ نہیں کہ گھر بیٹھے بٹھائے بخاری آجائے۔ سنو! تھوک کتے کے پاؤں سے بُرا نہیں۔ بلکہ تھوک ڈالنا بُرا ہے۔ نہ سمجھو ہو تو سنو! فعل بُرا ہے مفعول بُرا اور ناپاک نہیں۔ کفارہ بھی فعل کا ہے۔ کتوں کے پاؤں کبھی نہ دھوئے ہوئے نہ ہوتے تھو بلکہ حدیث کا مضمون صاف ہے کہ یہی کتے جو گلی کوچوں میں پھرتے تھے مسجد میں سے بھی ادھر ادھر کبھی آجاتے تھے تو مسجد کو دھونے کا حکم نہ دیا جاتا۔

سوال نمبر ۱۴۔ صحیح مسلم میں جو ابن شہاب نے کہا میں نے سنا نہیں کہ سوا تین جگہ کے جھوٹ بولنے کی اجازت ہو۔ ایک تو لڑائی میں دوسرا باہم لوگوں کے صلح کرانے میں تیسرا عورت مرد آپس میں۔ اس حدیث میں لفظ اَلنَّاس آیا ہے اس سے خاص مسلمان مراد ہیں یا عامہ خلائق۔ میرے نزدیک جیسا یٰاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ میں عام ہے ویسا یہاں ہے۔ علاوہ اس کے میں نہیں سمجھ سکتا کہ آیت قرآنی کے خلاف کیوں اس حدیث پر عمل کیا جائے۔ چند آیتیں قرآنی لکھی جاتی ہیں چنانچہ ۱؎ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور ۲؎ وانهم يقولون ما لا يفعلون ۳؎ هل انبئكم على من تنزل الشياطين تنزل على كل افاك اثيم ۴؎ يا ايها الذين آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون ۵؎ كبر مقتا عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون ۶؎ اور جو قرآن شریف میں اس قسم کی آیات ہیں مطلقاً جھوٹ بولنے سے منع فرماتی ہیں۔

جواب نمبر ۱۴۔ جھوٹ تو ہر حال میں بُرا ہے۔ مگر بعض اوقات عارضی حسن قبح ذاتی پر غالب آکر قبح کو مغلوب کر دیتا ہے۔ مثلاً تجبر سے اکڑ کر چلنا بُرا ہے مگر میدان جنگ میں ایسا کرنا جائز ہے۔ کیونکہ اس میں عارضی حسن آنے سے ذاتی قبح دب جاتا ہے۔ اسی طرح ان مواضع میں غلط گوئی کا حکم ہے یہ نہیں کہ جھوٹ کا قبح ذاتی معدوم ہو گیا بلکہ عارضہ کی وجہ سے دب گیا جیسی مثال مذکور میں۔ (باقی آئندہ)

تصحیح۔ گذشتہ پرچہ میں صفحہ اول پر بضمن سوال نمبر اول "کس قسم کی حدیث" کو یوں پڑھو "یہ کس قسم کی حدیث"!

اہلحدیث کا مذہب ۴؍ حدیث نبوی اور تقلید شخصی ۲؍ دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن ۲؍ فتوحات اہل حدیث۔ اہلحدیث کی نمایاں فتح ۳؍
منیجر اہلحدیث امرتسر

عرسوں کا ریفارم

ماخوذ از اخبار وکیل امرتسر

تمغۂ توحید پر فخر کرنے والو! کیا یہ سچ ہے کہ تم پنجوقتہ نماز کو وسیلۂ نجات سمجھتے ہو۔ رمضان شریف کے روزوں کو فریضۂ ناگزیر جانتے ہو۔ زکوٰۃ کو دین لازمی خیال کرتے ہو۔ اور سفر بیت اللہ کو ذریعہ مغفرت جانتے ہو؟ اگر جواب اثبات میں ہو تو آؤ اس پریشان کن کشاکش سے تم کو نجات دلا دیں۔ اور مذہبی زندگی کا ایک ایسا کم خرچ بالانشین نسخہ تبلا دیں جو دلفریبی میں ان خشک مشاغل سے بدرجہا زیادہ دلخوش کن اور دلچسپ ہو۔

اگر تم شیعہ ہو تو امام باڑوں کے منبروں پر ناصیہ فرسائی کرو۔ تا تمہیں صنعت طلب فرائض سے سبکدوشی حاصل ہو۔ عشرہ محرم کی گریہ وزاری گیارہ مہینوں میں روز کے ذخیرۂ معصیت کو مجتہد حسین کے دامن سے یوں مٹا دیتی ہے جیسی ربر یا اریزر حرف غلط کو سطح کاغذ سے۔ دسویں کا فاقہ رمضان المبارک کے تمام روزوں کا کفارہ۔ محفل عزا کی حاضری حی علی الفلاح کا نعم البدل۔ نیاز حسین اور خمس زکوٰۃ کا جواب اور حاضری عباس کعبۃ اللہ کے حج کی لبیک ہے۔

اگر اہل سنت والجماعت ہو تو مقابر اولیا پر جبہ سائی کرو۔ تا تمہیں فلاح دارین نصیب ہو۔ سید علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش قدس سرہٗ کے دربار میں کس چیز کی کمی ہے! کونسی مشکل ہے جو حضرت محبوب الٰہی سے حل نہیں ہوتی؟ سنو! پیران کلیر شریف تمہاری دعاؤں کے سننے اور تمہاری مرادوں کے برلانے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ کیا خواجہ معین الدین کے مزار کا طواف طواف کعبہ سے کم ہے؟ غور کرو تو بابا فرید شکر گنج کا بہشتی دروازہ جنت الفردوس کا بکنگ آفس ہے جس سے ٹکٹ لیکر چلنے والے مسافران عدم کو نہ قبر کے عذاب الیم کا خوف رہے نہ حشر کے ٹکٹ کلکٹروں کی پڑتال کا اندیشہ؟

عیاذاً باللہ

اسلام پاک نے محض توحید کامل کی بدولت تمام ادیان پر امتیاز اور برتری کی ڈگری حاصل کی۔ جتنا قرآن شریف نے موحدانہ تعلیم میں توغل کیا۔ اتنا ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ مشرکانہ تعلیل میں ہم نے انہماک کیا ہے۔ اگر مسلمانوں میں نفاق اور حسد نہ ہوتا اور ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کے بزرگوں کو بنظر تحقیر دیکھتا تو مشرکہ معبودوں کے ذکر و فضل سے پرستاروں کو مرنے کی مہلت بھی نہ ملتی۔ ہندوؤں کو چھوڑ دو۔ وہ راس المشرکین ہیں۔ جن کے چھبیس کروڑ نفر کا ۳۳ کروڑ دیوتا ہے۔ باقی اہل مذاہب مقابلہ

تحفہ آریہ سماج
یعنی
آریہ سماج کی پول
مصنفہ بابو جگدیبا پرشاد (عبد العزیز) جسمیں بابو صاحب موصوف نے سوامی دیانند کی غلطیاں نمایاں کر کے دکھائی ہیں۔ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول ۱۲؍ حصہ دوم ۱۲؍
منیجر اہلحدیث

کر کے دیکھو تم کس نمبر پر کھڑے ہو؟ یہود حضرت عزیر کو مافوق الفطرۃ وجود قرار دینے میں مغضوب ہوئے۔ زرتشتیوں پر یزدان اور اہرمن دو خدا تسلیم کرنے سے تباہی آئی۔ عیسائی الوہیت کے اقنوم ثلاثہ ماننے کی وجہ سے ہمیشہ کیلئے علم اور فطرت کے آگے ذلیل ہو گئے۔ صابئین سورج اور چاند کو سجدہ کرتے ہوئے ظلمات میں پڑ گئے۔ گبر آگ کو مظہر خدا سمجھنے میں دوزخ کا ایندھن بنے۔ غرض ایک ایک دو دو معبودوں کی پرستش کرنے والوں پر تو اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ کا فرد جرم قائم ہوا۔ ان مومنوں کا بتاؤ کیا حشر ہوگا۔ جو جابجا قبروں، چبوتروں اور جھنڈوں کے آگے سجدہ کرتے پھرتے ہیں۔ خدارا گریبانوں میں منہ ڈالو۔ کیا تمہارا سفر وعدہ اسلام اور خود تسلیم کردہ توحید کی وہی فلاسفی نہیں ہے جو مولانا حالی نے بیان کی ہے ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر | جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر | جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں | اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں | شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں

نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

تعجب آور نہایت تعجب ہوتا ہے یہ دیکھ کر کہ بشیر حافی، معین الدین اجمیری اور [illegible] مبارک جیسے پاک نفس صوفیائے کرام جنکا وجود عبودیت کا اتم نمونہ تھا۔ جنہوں نے تبلیغ دین کی خاطر وطن مالوف کو چھوڑا۔ ناقابل گذر راستوں سے ہزارہا کوس کا پاپیادہ سفر کیا۔ اشاعت اسلام پر راحت و آرام حتیٰ کہ مقدس جانوں کو قربان کر دیا۔ آج انہیں کے مزارات پر شرک و بدعت کے ہولناک سین دکھائی دیتے ہیں۔ طرفہ تر یہ کہ اس شرمناک تھیٹر میں کام کرنے والے ایکٹر وہ ہیں جنہیں ان بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنے کا ادعا ہے۔ کونسا فعل شنیع ہے جس کا ارتکاب وہاں نہیں ہوتا۔ لیکن وہی لوگ ان حرکات ناشائستہ کے مرتکب ہوتے ہیں جو اولیاء کرام کو زندہ جاوید اور حاضر و ناظر مانتے ہیں کاش وہ ان مشائخ کو اس آشوب عالم کے حوادث اور واقعات سے بے خبر تسلیم کر کے عالم برزخ میں مستراحت فرما ہوا تصور کرتے۔ تاکہ ان کو نامہ اعمال کا تو تردد اور شرک جیسی سیہ پوشی نہ ہوتا۔ وہ عجب العجم ہے وہ جو مردوں کو زندہ سمجھ کر شرک سے استمداد کی شیرینی پر قدم رکھتا ہے۔ دراز گیسو۔ سبز پوش۔ صوفی۔ اور گیروے رنگ،

کے خرقہ پوش درویش مہربانی کر کے دیکھیں کہ انکے سامنے سرچشمہ ہدایت پر اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کا کیسا روشن سائین بورڈ آویزاں ہے۔

اس تخاطب میں میرا روئے سخن بالخصوص ان حضرات کی طرف ہے جو برابر سال سے مروجہ عرسوں کی اصلاح میں انٹرسٹ لیتے رہے ہیں۔ چونکہ یہ رسم شرک فی الصفات کی بسط اکبر ہے۔ میں نے انکی جزوی اصلاح کو بھی بمضمون SOMETHING IS BETTER THAN NOTHING) مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ استحسان کی نظر سے دیکھا۔ آخر تیرہ مہینے کے بعد طلسم ٹوٹا اور کاٹھ کی ہنڈیا کا پردہ فاش ہوا۔ وکیل مورخہ ۹ مئی میں "پیران کلیر شریف کا عرس" کے عنوان سے عرسوں کے ریفارمر خواجہ حسن نظامی نے سال بھر کی دماغ سوزی کا دو کالموں میں اقتباس کر کے اپنی دیدہ ریزی کی غرض و غایت کو بیباک پن ظاہر کر دیا ہے۔ اس لاطائل سلسلے میں وکیل کے کتنے کالموں کا خون ہوا؟ وہ فائل سے معلوم ہو سکتا ہے۔ خریداران اخبار کی کس قدر تضیع اوقات ہوئی۔ یا جنہیں ان مضامین سے دلچسپی نہ تھی۔ ان کی کہاں تک حق تلفی ہوئی؟ اسکا وہ خود اندازہ کرینگے۔ مجھے سردست اپنے ممدوح کے کمال کی داد دینا ہے استاد وہ جو کسی وضع کو اختیار کرے۔ تو اسے نباہ کر دکھائے۔

خواجہ صاحب نے باوصف روشن ضمیر صوفی ہونے کے عرسوں کی اصلاح میں سجادہ نشینی کی شان کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ بدعت کی اصلاح میں شرک کا ارتکاب ہو جائے تو ہو جائے مگر مطمح نظر سے نگاہ کا چوک جانا غضب ہے۔ فرماتے ہیں۔

"یہ سنا گیا کہ سجادہ نشین صاحب اور شاہ التفات احمد صاحب رودولوی کے ایما سے ناچ میں کمی کی گئی تھی۔ اگر یہ سچ ہے تو ہم کو روح مبارک حضرت مخدوم پاک کا شکریہ ادا کرنا چاہئے جنکی توجہ سے ان غلامان صابر کو ایسے نیک کام کی طرف خیال ہوا۔ اگر اسی طرح رفتہ رفتہ اصلاح کیگئی تو ایکدن ناچ بالکل بند ہو جائیگا۔ اور یہی ہماری مراد ہے جس کو صابر صاحب ہی سے مانگنے ہم امسال پیران کلیر حاضر ہوئے تھے"

عبارت بالا میں زیر خط الفاظ کے جملہ ایسے ہیں کہ حلقہ بگوشان توحید کا جگر شق ہوتا ہے اور وہ متحیر ہو کر رہ جاتے ہیں کہ یہ آواز مکمل توحید پر فخر کرنے والے گروہ کے کسی فرد کی زبان سے نکلی ہے یا رومن کیتھولک چرچ کے گرد و نواح میں رہنے والی جماعت کے کسی رکن کی زبان سے؟ ہاں! یہ الفاظ کسی جاہل اور عام آدمی کی زبان کے نہیں بلکہ ایسے روشن دماغ اور صاحب دل کے قلم سے منسوب ہیں جنکی نسبت مجھے حسن ظن ہے کہ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ کی تحدی سے واقف ہو۔ خواجہ حسن نظامی صاحب کو غالباً عبدہٗ کی ضمیر واحد سے شبہ ہوا ہے کہ خدا ایک بندے کے لئے کافی ہونیکا دعویٰ کرتا ہے۔ پس ایک سے زائد لوگ

۱ ضمیر ہو نہیں بلکہ لفظ عبد ہے جو مفرد ہے۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

پر متصرف ہونا اُس کے حیطۂ اختیار سے باہر ہے۔ اسلئے سجادہ نشین اور شاہ التفات احمد صاحب کے خیال کو اس نیک کام پر متوجہ پاکر خواجہ صاحب موصوف کو حضرت مخدوم پاک کی روح مبارک کا شکر گذار ہونا پڑا۔ کیونکہ اگر ضمیر واحد[1] کی جگہ تثنیہ کی ضمیر ہوتی تو اس صورت میں ان دونوں صاحبوں کو متوجہ کرنا مقلب القلوب کی قدرت میں ہونا ثابت ہوتا مگر نہیں وہ اپنی ذات خاص کے لئے بھی خدا کو کافی نہیں سمجھتے ہیں شاید ہچکچاتے ہیں ورنہ کیا ضرورت تھی کہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ اور وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کی صداقت پر انگوٹھے کا نشان لگا چکنے کے بعد بھی جابر صاحب سے ایک معمولی سی مراد مانگنے کی دھن میں پیران کلیر تک چلے گئے مجھے خواجہ صاحب سے تھوڑا بہت نیاز حاصل رہا ہے۔ وہ ایک نفس کش اور صاحب حال درویش ہیں اگر یہ کہتا ہوں کہ خاندانی اوراد و اشغال میں مستغرق رہنے کی وجہ سے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ پر انکی نظر نہیں پڑی تو انکی کوتہ نظری کا اقرار کرنا پڑتا ہے اگر یہ کہوں کہ اس وعدہ خداوندی سے انکو تسکین نہیں ہوئی۔ تو اور شامت ہے۔ ہر چہ بادا باد میں کسی بدگمانی سے اپنے دامن کو آلودہ کرنا نہیں چاہتا۔ وہ خود ہی فیصلہ کرکے دونوں میں سے ایک شق پر ٹِک مارک (صاد) کر دیں۔ تاہمیں بھی معلوم ہو جائے کہ دن کی پانچ نمازوں کی چوالیس رکعتوں میں چالیس پر چار مرتبہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ پڑھنے کا خواجہ مخدوم کے دل پر کیا اثر پڑتا ہے۔

یہ نمونہ ہے اُس تعلیم کا جو ہمارے روحانی پیشواؤں سے ہمیں مل رہی ہے دوسروں کی قبروں سے مرادیں مانگتے ہیں اور اپنی قبروں کی پرستش کا راستہ صاف کر رہے ہیں ہمیں کیوں نہیں کہہ دیا جاتا کہ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ کی وقعت کسی مختص الوقت اور مختص المقام ایکٹ کی طرح منسوخ یا زائد المیعاد ہو گئی ہے۔ یا وَاتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ کا نافذ کرنیوالا احکم الحاکمین معاذ اللہ دیندار ہو گیا ہے۔ اسلئے اب انکو احکام واجب التعمیل نہیں رہے۔

اولیا پرستی کے ڈیفنس میں یہ دلفریب عذر پیش کیا جاتا ہے کہ یہ بزرگ بارگاہ خداوندی میں امت کے وکیل ہیں۔ جو ہمارے مفاد اور حقوق کی نگہبانی کرتے ہیں لیکن اس بر بادکن خیال کی قرآن پاک نے خود ہی تصحیح کی ہے وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى اور مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ کے الٹیمیٹم سے خدائے تبارک و تعالیٰ توسل اور سفارت کے تمام مفروضہ تعلقات کو قطع کرتا ہے۔ اولیاء اللہ بیشک مقربان الٰہی ہیں۔ مگر تقرب الی اللہ تو خشیۃ اللہ و عبودیت کا نتیجہ ہے۔ نہ الوہیت کا مبدء۔ ہمارا واجب الوجود خدا وحدہٗ لاشریک ہے اُسے نہ کسی سفیر کی حاجت ہے نہ مشیر کی ضرورت۔ اُسکی شان پارلیمنٹری گورنمنٹ سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے وہ ایک لازوال مختار کل قلمرو پر فرمانروائی کرتا ہے اگر وہاں جمہوری سلطنت ہوتی تو ہمارے زمانہ کے رسمی صوفی اُسے کب چین سے بیٹھنے دیتے؟ آئے دن خدائی الیکشن کا جھمیلا رہتا اور قرعۂ انتخاب خدا جانے کس کس بزرگ کے نام پڑتا۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ کے تاکیدی ارشاد کی تبلیغ و تعمیل اُس بزرگ ذات والا صفات پر فرض ہوئی تھی جسکی دو حرفی تعریف ہے۔

ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ پس جب اعلیٰ ترین نوع انسان کسی کو نفع یا نقصان پہنچانے کی حامی نہیں بھرتا۔ تو انکے خدام سے تم کیوں ناواجب توقعات رکھتے ہو؟ خدائے غیور کی غیرت کبھی پسند نہیں کریگی کہ اُسے چھوڑ کر تم بوسیدہ ہڈیوں سے جا جا کر مرادیں مانگو جو قبروں کو میلا کرنے والے چیلا وٹوں سے اپنی عالی شان مقبروں کو بھی صاف نہیں رکھ سکتیں۔

عبرت کی غرض سے قبروں کی زیارت مسنون ہے (فانہا تذکر کم الموت) لیکن جس نیت سے آج کل عبادت نما زیارتیں کیجاتی ہیں اور دور دور مقامات سے باقاعدہ سفر کیا جاتا ہے۔ وہ ہرگز قرآن و سنت سے ثابت نہیں۔ جن بزرگان دین کے اعمال حسنہ کی بنا پر یہ علاوہ شرک حرکات وضع کیگئی ہیں۔ اُنکا عمل اسلام کے دلفریب مگر مقدس چہرہ پر خوشنما خال تھا۔ جو افسوس ہے کہ زائرین کی بے اعتدالیوں سے ایک بدنما ... کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ یہ دیکھکر اور بھی افسوس ہوتا ہے کہ فقراء کے نام و القاب سے وہ کاروائی کی مرتکب ہوتے ہیں۔ وہ فقراء نہیں جن کے فقر کے ہر سہ حرف ق ق ر علی الترتیب فاقہ۔ قناعت۔ ریاضت کے معنوں میں لئے جاتے ہیں۔ سبحان اللہ انکی شان میں تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم الفقر فخری فرماتے ہیں۔ بلکہ وہ نمائشی فقراء جنکا فقر عبارت ہو ف سے فسق و فجور۔ ق سے قبر پرستی اور ر سے ریاکاری اور ایسی لئے الفقر سواد الوجہ فی الدارین کا مصداق صحیح ہے۔ اسی فقر نے اسلام کو مجروح کیا۔ یہی فقر مسلمانوں کے تنزل کا باعث ہوا۔ اسی نے گداگروں۔ پیشہ ور پیروں اور سجادہ نشینوں کے جسم میں سرایت کر کے اُنہیں مفت خوری کی عادت ڈالی اور قوم پر بیجا قناعت کا فالج گرایا۔

---

[1] ضمیر واحد کی جگہ تثنیہ کی ضمیر نہیں بلکہ لفظ عبد مفرد کی جگہ جمع کا صیغہ عباد ہوتا۔ کیونکہ ضمیر مفرد اللہ کی طرف پھرتی ہے۔ عبد کی طرف نہیں۔ (اہلحدیث)

اگر کھوج لگایا جائے تو مسلمانوں کے تنزل کا سراغ یقیناً توہم پرستی کی یوم ملامت سے چلتا ہے۔ اور توجہات کو دینیات میں مخلوط کرنے والے اکثر حالتوں میں وہی حضرات نکلیں گے جو حاملان شریعت کو ظاہر پرست اور خشک ملاؤں کے نام سے پکارتے ہیں۔ سچ پوچھو تو توحید کے رخ سے خط وخال انہیں ظاہر پرست علماء کے ممنون ہیں جنہوں نے اسلام کو ان صاحبان باطن کی دستبرد سے بچایا۔ مولانا شاہ اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ جیسے خشک ملاؤں کے بار احسان سے ہندوستان کی اسلامی دنیا اسوقت تک سبکدوش نہیں ہو سکتی جبتک کہ احسان شناسی کا رنگ قائم ہے۔ اول درجہ کے ظاہر پرست حقیقت میں یہی باطنیت کے مدعی ہیں۔ جو پتھر اور مٹی کے اونچے اونچے ڈھیروں پر پھول چڑھاتے ہیں۔ حالانکہ صحابہ۔ تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے سینکڑوں بزرگ گمنامی خانقاہوں میں مدفون پڑے ہیں جن کی ان ظاہر بینوں کو پرواہ تک نہیں۔ لہذا بڑے وثوق سے کہا جاتا ہے کہ مشائخ عظام کے عرائس سے کسی ثواب کا افادہ یا استفادہ اسقدر مقصود نہیں ہے جسقدر اس دلچسپ رسم میں مجاوروں اور سجادہ نشینوں کی پرورش ملحوظ رکھی گئی ہے۔ ان غریبوں نے قناعت کا عملی نمونہ دکھانے کیلئے سعی اور محنت کے ہاتھ پاؤں توڑ کر اس ذریعہ فتوح الغیب کے سوا تمام دروازے اپنے پر بند کر لئے ہیں۔ یہی نکتہ ہے کہ خواجہ حسن نظامی صاحب ان صابری مشائخ سے خوش ہیں "جو تمام سال مریدین سے چندہ جمع کرتے اور اس عرس میں لاکر خرچ کرتے ہیں" نیز اس وجہ سے کہ وہ دہلی صابریہ مشائخ، ہر شخص کو حاضری عرس کی تاکید کرتے ہیں۔

آہ! یہ خواجہ صاحب وہی پولیٹیکل اکانومسٹ ہیں جنہوں نے پچھلے دنوں مسلمانوں کی ضروریات زندگی پر تین کروڑ روپیہ یومیہ کا حساب لگا کر تاسف ظاہر کیا تھا۔ کہ غیر قوم کی جیبوں میں چلا جاتا ہے اور غالباً اسی طرح عیدین کی فضول خرچیوں کا بھی تخمینہ لگایا تھا۔ وہی حضرت اب پیران کلیر کے ایک معمولی عرس پر ڈھائی لاکھ مرد وعورت کی تعداد پر بھی ھل من مزید کی آواز بلند کر رہے ہیں۔ وہ جمع اور ضرب کے قاعدے کیا ہوئے؟ وہ میزان مستوفی کی رقمیں کہاں گئیں؟ خواجہ صاحب! آپ کو فرصت نہیں تو مجھ ہی وہ قاعدہ بتا دیجئے فی نفر اوسط لگا کر میزان کر دوں کہ کس قدر رقم ریلوے کمپنیوں کے خزانے میں چلی گئی اور کتنا روپیہ مجاوروں کی مقدس اور متبرک توندوں میں جمع ہوا۔ اور سب سے آخر یہ کہ کس قدر ارباب نشاط کی نذر ہوا؟ کس برتے پر عرسوں میں انسداد رقص کی تجویزیں ہو رہی ہیں۔ ملفوظات حسن

ملفوظات حسن۔ آسمانی مدد۔ قاری شاہ سلیمان صاحب کی تحریک وغیرہ کے عنوانوں سے جو اصلاحیں کیجاتی ہیں۔ وہ نہ پیشوایان مرحوم کے لئے خوش آیند ہیں نہ ملت کے لئے مفید خود مصلحین کے نقطۂ خیال میں ان بزرگوں کا ظاہری حیات کی قید میں۔ اگر رنگ معمول رہا ہے۔ اور اب بھی وہ جیتے جاگتے ہیں۔ پھر یہ کہاں کی عقیدتمندی ہے کہ یہ سماع خانے مزارات سے دور بنائے جائیں اور انہیں انکے محبوب اور مرغوب مشاغل سے محروم رکھا جائے۔ یاد رکھو! قبروں سے دور ہو یا نزدیک۔ جس جگہ تم محفلیں گرماؤگے۔ وہ اپنی روحانی غذا کی خاطر وہیں موجود ہونگے ؎

گرچہ صد مرحلہ دور است ز پیش نظرم ✤ وجہ فی نظری کل غداۃ وعشی

باقی رہا رقص۔ سواس میں بھی انہی مزامیر سے کام لیا جاتا ہے جو سرود و قوالی میں استعمال ہوتے ہیں۔ فرق صرف مغنی کی تذکیر و تانیث کا ہے۔ مگر وہ ان ناپاک طبیعتوں کے لئے خطرناک ہے۔ جو یہاں نہ سہی جلسوں میں نفس پروری کریں گے۔ یہ نفس خدا رسیدہ اور حقائق ومعرفت پرست درویشوں کو کاہیکا خوف ہے۔ وہ صرف معنے کو دیکھتے ہیں۔ اور غلطی کرتا ہے جو سمجھتا ہے کہ صورت پر انکی نظریں رہتی ہیں۔ پس انہیں سب کچھ مباح ہے ؎

تفاوت کند ہرگز آب زلال ✤ گرش کوزہ زریں بود یا سفال

اسلام کی حالت زار اور مسلمانوں کا ادبار تقاضا کرتا ہے کہ ہمدردان قوم کی تمام کوششیں اسپر صرف ہونی چاہئیں کہ عرسوں کی رسم جس سے شرک وبدعت کے جرمز (GERMS) یعنی کیڑے پھیلتے ہیں اور مسلمانوں کی پسینہ کی کمائی کا بیدریغ خون ہوتا ہے۔ یکقلم بند کر دیجائے۔ لارڈ کرزن جیسے باحکمت حاکم کو دو سطروں سے ممنون بنا لینے والے قلم اور پرنس آف ویلز کے ایسے عالیدرجت شہزادہ کو چار لفظوں سے متاثر کر دینے والی زبان سے آئندہ اگر مفید قوم مضامین نہ نکلو تو خواجہ صاحب کی خود غلطی پر بمجبور دست تاسف ملکر رہجانا پڑیگا۔

راقم نواب الدین سوداگر چرم از امرتسر۔

سشن جج امرتسر کا فیصلہ بابت طلاق ثلاثہ

امرتسر میں ایک مقدمہ مدت سے دائر تھا۔ ایک شخص مسمی جلال الدین ولد ساون قوم بڑہئی ساکن امرتسر کٹرہ مہاں سنگ نے اپنی عورت کو مجلس واحد میں تین طلاقیں دیکر بموجب فتوےٰ اہلحدیث پھر ملاپ کر لیا تھا۔ مگر عورت مذکورہ کے والدین نے عورت کو اپنے گھر میں روک لیا۔ اسپر جلال الدین مذکور نے دعوےٰ

بازو کیا۔ عدالت میں فریقین کی طرف سے علماء پیش ہوئے جنہوں نے اپنے اپنے مذہب کے مطابق شہادت دی۔ جلال الدین مدعی اہلحدیث ہے اُس نے اپنی طرف سے جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کو اور فریق ثانی نے مولوی نور احمد صاحب حنفی امرتسری کو پیش کرایا۔ مگر ڈپٹی پیر نصیرالدین صاحب نے مدعی کا دعویٰ خارج کر دیا۔ اسپر مدعی نے سشن جج کے ہاں اپیل کیا۔ سشن جج نے بعد دیکھنے مسل اور سننے بیان فریقین کے یکم جون سنہ رواں کو فیصلہ کیا کہ اپیل منظور اور حکم عدالت ماتحت منسوخ۔ گویا سشن جج نے اس بات کا فیصلہ کر دیا۔ کہ مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک ہی ہیں جیسا کہ اہلحدیث کا مذہب ہے۔

اہلحدیث کے قدردان غور سے سنیں

اخبار اہلحدیث میں باوجودیکہ مضامین عموماً ایسے ہوتے ہیں جو سب مسلمانوں کو مفید ہوں۔ تاہم اسکا نام اہلحدیث کیوں تجویز ہوا؟ صرف اسلئے کہ فرقہ اہلحدیث کی نسبت جو غلط خیالات مخالفوں نے پھیلا رکھے ہیں۔ انکی اصلاح اسی نام سے ہوگی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ سخت مخالف ہیں وہ تو اس نام کے سنتے ہی خریدنا تو کجا ہاتھ سے چھونا بھی کبیرہ گناہ جانتے ہیں۔ اسکے مقابلہ پر ارادت مندوں کو اسکی تلافی کرنی چاہئے تھی۔ کہ خوب زور و شور سے اہلحدیث کی اشاعت کر کے ایسی حد تک پہونچاتے کہ اخبار اہلحدیث بھی ملک کے ممتاز اخباروں میں شمار ہوتا مگر افسوس کہ بجز معدودے چند احباب کے عموماً اس طرف توجہ نہیں ہوئی۔ اسی غرض سے اہلحدیث کارڈ چھپوائی جنکا نمونہ یکم جون کے پرچہ میں چھپ چکا ہے۔ مگر انکی مانگ بھی کوئی جوش و خروش سے نہ ہوئی۔ اسلئے اب آخری التماس ہے کہ اگر ہمارے دوست اہلحدیث کے قدردان جنکو اہلحدیث کے نام سے انس اور گہری محبت ہے۔ وہ توجہ سے سنیں۔ کہ یا تو ہمت کر کے ہر ایک صاحب کم از کم دو دو مستقل خریدار بنا دینے کی کوشش کریں تو کچھ مشکل نہیں۔ یا اجازت دیں کہ یہ نام تبدیل کر دیا جائے۔ گو مضامین اور پالیسی یہی رہیگی۔ مگر یہی وحشت جس نام سے دور یا کم ہو جائے وہ رکھا جائیگا۔ اب زیادہ کہنے کی حاجت نہیں۔ قدردان خود ہی فیصلہ کر لیں۔

جو صاحب دو خریدار مستقل پیدا کرینگے۔ انکو علاوہ ثواب آخرت کے کتاب **تقابل ثلاثہ** یا **چودہویں صدی کا مسیح** (دونوں کی قیمت ایک ایک روپیہ ہے) جو وہ پسند کریں بلا خرچ محصولڈاک ۲۔ بطور انعام بھی دیا جائیگا۔ اور اہلحدیث کی رپورٹ میں انکے نام کا اظہار بھی ہوگا۔ یہ مضمون دو تین دفعہ چھپیگا۔

نظم مرزا غلام احمد قادیانی (مندرجہ الحکم ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء)

تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں — پھر گئے ہیں آنکھوں کے آگے ستم گزرنے کے دن
کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو! — ہو گئے ہیں اسکا موجب میرے جھٹلانیکے دن
وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکارینگے مجھے — اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانیکے دن

جواب

ہے ہمارا حافظ و ناصر وہ رب العالمین — کیوں خدا ہم پر نہ ہو دیں شیخ کہلانیکے دن
اپنے قصے کی تمہیں گر خبر ہوتی بے شبہ — پھوڑ دیں آنکھوں کی آگے آ کے گھبرانے کے دن
یہ تو واللہ آپکے ہاتھوں کی سب کرتوت ہیں — ورنہ کیا معلوم تھے قسمت کے پھر جانیکے دن
خود غضب کے ڈر ہو تم حق کو نہیں پہچانتے — اسکا موجب ہیں تمہارے کفر پھیلانیکے دن
نام عیسیٰ یوں رکھا اسکا دکھایا یہ ادب؟ — ہے یہی ایماں تمہارا ہیچ سمجھانیکے دن؟
اس مسلمانی پہ تم اوتار بھی بنتے ہو سب؟ — ہیں یہی تو آپکے فی النار ہو جانے کے دن
کون ہو تیرے سوا یوں دشمن ایمان و دیں — ڈگمگا کر یوں دکھائے اپنے جھٹلانیکے دن
رو دیا ہر طالب حق سن تری غمازیاں — یہ فریب و مکر اور یہ جال پھیلانے کے دن
یہ طریقہ کیا ہی ہے موزوں برائے اہل فرش — گھر میں بیٹھے بیٹھے ہی لاکھوں کما کھانیکے دن
سچ بتاؤ کیا یہی ہے شعار اسلام کا؟ — لوٹ کر کھانے کو اور گمراہ کر جانیکے دن
گر یہی حالت رہی تو آرہے سمجھو غافلو! — سب سے پہلے قادیاں کے فنا ہو جانیکے دن
تیر وحشت آ لگا جب یوں جگر کو چیرتا — تا بہ کے قائم رہیں پھر فتنہ پھیلانیکے دن
جبتلک دعویٰ نبوت ہے یہ پیچ و غرور — آپکے گمراہ اور دجال کہلانے کے دن
واہ مسلمانی تمہاری نظم بھی ایسی ہی ہے — جسمیں ساری خلق کے مانگے ہیں مر جانیکے دن
التجا میں چھوڑ کر اسکو کروں تجھ سے دعا — فضل سے اور لطف سے اب آ پہنچ جانیکے دن

مناجات

تجھ سا کوئی نہیں ہے پالنے والا مرے مولا رحیم — فضل سے اب ختم کر دجال کہلانیکے دن
صد تحیات و سلام اسپر کہ جو بتلا گیا — ایسے دجالوں کے سب آ پہنچے جانیکے دن
ورنہ امت کب سمجھتی ایسے دجالوں کو مکر — گر نہ بتلاتا وہ اس گمراہ کے آنیکے دن
ہم تو عاجز ہیں گناہوں کے ہیں اپنے معترف — فضل سے ہی لا مرادیں ساری بر لانیکے دن
اپنے مطلب کیلئے یہ دیں کو کرتا ہے خراب — جلد لا یا رب تو اسکو ٹھیک ہو جانیکے دن

چودہویں صدی کا مسیح
مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۵ قیمت مجلد عمر

الہامات مرزا
مرزا قادیانی کی نبوت کی چولیں اسی رسالہ نے ڈھیلی کر دیں اور اسکی بڑی بھاری مشہور پیشگوئیوں کی لاجواب تکذیب کی تو اسی رسالہ نے
قیمت ۵ ر

مینیجر اہلحدیث امرتسر

تیری بندوں کو تو یہ لینے نہیں دیتا ہے چین
دے ہدایت تو انہیں چشم بصیرت انکی کھول
گر نہیں جاتی تو پھر خس کم جہاں سب پاک ہو
ہو یہ وہ دیں جسکو تو نے کامل و اکمل کیا۔
یہ تو وہ دیں ہے کہ جسکا آپ تو حافظ بنا
رکھ ہمیشہ فضل سے اپنے اسے آزادِ شر۔

اب تو انکی خود خبر لے اور دکھا جلد وہ دن
مانگتا ہو سب تری بندوں کی مرجانیکو دن
اور چلو جائیں تری خلقت کو گمراہیکو دن
پھر یہ بدخواہ مانگتا ہو انکو مٹ جانیکو دن
پھر یہ دشمن لا رہا ہے انکو مرجھانیکو دن
سبز و شاداں اور نہ آوے اسپہ مرجھانیکو دن

الراقم یکے از سابق ارادتمندان مرزا غلام

پیدا ہوتے ہی ایک بچہ کا باتیں کرنا

برازیل واقع امریکہ کے ایک کسان کی عورت نے ایک ایسی لڑکی جنی جو پیدا ہوتے ہی ماں سے باتیں کرنے لگی۔ یہ ولادت ایک زیتون کے درخت کے نیچے ہوئی۔ جننے کے بعد عورت اپنی لڑکی کو لیکر قریہ کی جانب جہاں اسکا مقام تھا روانہ ہوئی۔ راستہ میں عجب درد سے کراہنے لگی۔ تو لڑکی یہ کہتی سنائی دی۔ کیوں اماں کراہتی کیوں ہو؟ عورت ڈر گئی اور بچہ کو زمین پر پھینک کر بھاگنے لگی کہ کہیں شیطان نہ لگا بھوت نہ ہو۔ مگر لڑکی کو روتے دیکھکر پھر ماتا کا جوش ہوا اور سمجھی کہ میرا وہم تھا کہیں پیدا ہوتے ہی بچے بھی باتیں کرتے ہیں۔ اور اٹھا لے آئی جب ذرا نزدیک آئی تو پھر لڑکی کو یہ کہتے سنا اماں جان مجھکو اٹھاؤ۔ کیا میں تمہارا بچہ نہیں۔ ماں کی مرتبہ ایسی ہوگئی کہ مکان پر جاکر ہی دم لیا۔ اور شوہر سے سب ماجرا کہا وہ بھی حیران ہوگیا۔ گاؤں کے مجسٹریٹ کے پاس گئے اور کیفیت سنائی وہ بھی ہنسا اور کچھ آدمی لڑکی کو اٹھالانے کے لئے انکے ہمراہ گئے۔ آدمی آئے اور لڑکی کو اٹھالے گئے۔ راستہ بھر لڑکی اس طرح روتی رہی کہ جیسے کوئی نوجوان روتا ہے۔ مجسٹریٹ بھی اسے دیکھکر حیران ہوا کیونکہ ظاہری بناوٹ کوئی پانچ برس کے بچے کی تھی۔ جب مجسٹریٹ نے اس سے بات کی تو اس نے جواب دیا "میں کوئی عجیب مخلوق نہیں ہوں" اس کے بعد مرگئی۔ اور تحقیقات کیلئے لاش ہسپتال میں رکھی ہوئی ہے۔ اور اطراف واکناف کے ڈاکٹر تحقیقات کیلئے چلے آتے ہیں کہ وہ کون جدید مادہ تھا جو اس ننھی جان کی گویائی کا باعث ہوا۔ اگر اس طرح کی کوئی بات ثابت ہوگئی تو موجودہ علم طب ایک اور بھی نقصان پا جائیگا۔ (آگرہ اخبار)

(اہلحدیث) سائنسی اور نیچری جونکہ حضرت مسیح کی ولادت پر معترض تھے تو قدرت نے اپنا کرشمہ دکھا دیا۔

تفسیر ثنائی چار جلدیں معہ محصول - ۳ے - مخفوات مرزا -
رسوم اسلامیہ - اسرار السلام علیکم - خصائل النبی - منیجر اہلحدیث امرتسر

مرزا صاحب قادیانی کا پوتہ علیگڈہ کالج میں

اس عنوان سے اخبار الحکم قادیان نے اُن لوگوں کے سوالات کے جوابات دئے ہیں جنہوں نے مرزا صاحب کے پوتے عزیز احمد کے علی گڈہ کالج میں داخل ہونے پر کئے ہیں کہ اسلامیہ کالج لاہور کو چھوڑ کر علی گڈہ کیوں گیا اور کہ وہاں کی صحبت کا بُرا اثر اسے نہ ہوگا؟ وغیرہ۔ مگر اہلحدیث کا اعتراض علیگڈہ کالج کے داخلہ پر نہیں بلکہ سرے سے اس نسبت پر ہے کہ عزیز احمد کو مرزا قادیانی کا پوتا کیوں کہا جاتا ہے جبکہ عزیز احمد کے والد ماجد مرزا سلطان احمد ہی کو مرزا صاحب نے اپنی بیٹوں کی فہرست میں نہیں لکھا۔ تو انکی بیٹے کو پوتہ کیوں کہا جاتا ہے۔ مرزا صاحب مواہب الرحمٰن صفحہ ۱۳۹ پر لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھے چار بیٹے دئے ہیں حالانکہ مرزا سلطان احمد اور انکے بھائی مرزا فضل احمد کو بیٹوں میں گنتے تو چھ ہوتے۔ پھر یہ آج کیا بات سننے میں آتی ہے کہ مرزا سلطان احمد کے بیٹے مرزا عزیز احمد کو مرزا غلام احمد کا پوتہ کہا جاتا ہے؟

شاید ناظرین کو خیال ہو کہ یہ کیا بات ہے کہ جب مرزا سلطان احمد مرزا غلام احمد کا بیٹا ہو۔ بیٹا بھی ایسا لائق بیٹا کہ آج اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (ڈپٹی) ہے۔ پھر کیوں ایسے لائق بیٹے کو مرزا صاحب نے بیٹوں میں نہیں گنا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب کا من گھڑت اصول ہے کہ جو کوئی میرا مخالف ہے وہ ناجائز مولود ہے اسی غلط اصول پر شاید بنا کرکے لائق بیٹے کو اولاد سے الگ کر دیا ہے۔ کیونکہ مرزا سلطان احمد مرزا صاحب قادیانی کو مسیح مہدی نہیں مانتے۔

بہرحال یہ ایک عقدہ لاینحل ہے کہ جس شخص کو اپنا بیٹا نہیں بنایا گیا اُس کے بیٹے کو پوتہ کیوں کہا گیا۔ کیا الحکم اسکا جواب بھی دیگا؟

شیخ عبدالحق صاحب کا دورہ

جناب مولانا صاحب السلام علیکم۔ آپ کو معلوم ہو۔ میں نے آج کل قوم سنتال میں خوب زور کے ساتھ اسلام کو پھیلانا شروع کیا ہے اللہ پاک چند روز میں بہت ہی بڑی میری محنت کا پھل ظاہر کریگا۔ چار روز تک زبان بھاشہ میں ہر دو ادیان قرآن مقدس کی منادی بڑی زور سے ہوئی۔ ہزاروں لوگ سنکر خوش ہوئے۔ یہ اوّل دفعہ ہوا ہے کہ ہر دو دیار میں خالص توحید کا وعظ اللہ نے اپنی مہربانی سے جاری کروا دیا۔ آپ اور سب پڑھنے والے دعا کریں۔ اللہ اپنے دین کو ترقی دے۔ اور سنتال لوگوں میں دین جاری ہو۔

ایڈیٹر۔ خدا آپکا ساتھی اور حامی ہو۔

ahmadimuslim.de

فتاوی

س نمبر ۲۲۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ دو فریق اہلحدیث ہی ہیں ایک کہتے ہیں کہ جمعہ میں خطبہ کے اندر وعظ اردو زبان میں ہونا چاہئے۔ اور فریق ثانی کا قول ہے۔ کہ اردو زبان میں اور خطبہ کے اندر وعظ نہیں ہونا چاہئے یہ بدعت ہے۔ اگر وعظ ہو بھی تو بعد نماز جمعہ کے ہو۔ ان دونوں میں کون حق پر ہے۔ اور کون ناحق پر۔ اسکا جواب مدلل ہونا چاہئے۔ اگر مناسب سمجھیں تو مولانا حافظ عبد اللہ صاحب ومولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی۔ ومولانا شمس الحق صاحب ڈیانوی بھی کچھ تحریر فرماویں اسلئے اوپر یہاں بہت ژد ہو رہا ہے ہر دو فریق کیجانب سے۔

(عبد الرحمن ونضل الرحمان از بیتیہ)

ج نمبر ۲۲ خطبہ میں وعظ ہونا چاہئے۔ بغیر وعظ کے خطبہ ہی نہیں ہوتا حدیث شریف میں آیا ہے۔ کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یقرء القرآن و یذکر الناس ویذکر (ای بعد آنحضرت خطبہ میں قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے۔ یہی مذہب تمام علماء سلف کا ہے حنفیہ میں سے صاحبین یا الشریح [illegible] کی عبارت یوں ہے۔ نزد صاحبین فرض آنست کہ ذکر طویل باشد و دو خطبہ خواندن مشتمل بر حمد و صلوٰۃ و تلاوت قرآن و وصیت مر مسلمانان را واستغفار برائے نفس خود و برائے مسلمانان نزد اکثر ائمہ فرض سنت ونزد امام ابو حنیفہ سنت سنت ترک آن مکروہ۔ ایک حدیث میں ہے۔ کہ آنحضرت نے اثنا خطبہ میں فرمایا کہ جب کوئی شخص امام کے خطبہ پڑھنے کے وقت آئے تو مختصر سی دو رکعتیں پڑھ لیا کرے۔ (مسلم) بخاری مسلم کی روایت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خطبہ العید کی کیفیت یوں آئی ہے فیقوم مقابل الناس والناس جلوس علی صفوفہم فیعظہم ویوصیہم ویامرہم وان کان یرید ان یقطع بعثا قطعہ او یامر بشی امر بہ ثم ینصرف یعنی بعد نماز آپ کھڑے ہو جاتے اور لوگ اپنی اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے پس آپ انکو وعظ فرماتے اور نصیحت کرتے اور حکم کرتے اور اگر آپ کسیطرف فوج روانہ کرنے کا ارادہ رکھتے تو اوسی خطبہ کیحالت میں حکم دیدیتے یا کسی چیز کا حکم کرنا چاہتے تو کر دیتے بعد ازاں پھر جاتے۔ اس حدیث سے خطبہ میں وعظ وتذکیر کا مفصل ثبوت ہوتا ہے۔ بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ سیاسی احکام بھی خطبہ میں کہے جا سکتے ہیں۔ اب اگر امیر المومنین ہو یا امیر المومنین کا نائب اور اسنے فوج کہیں بھیجنی ہو جو دیسی زبان کے سوا عربی جانتی نہو تو کیا امیر المومنین انکو عربی ہی میں کہیگا کہ اذہبوا الی کذا اذہبوا الی کذا۔ کیا وہ اسکو سنکر تعمیل کر سکینگے یا تکتے رہینگے۔ تو گنہگار بھی ہونگے واللہ۔ اگر امیر المومنین ایسا کریگا تو بڑا ہی فضول گو سمجھا جائیگا۔ کہ اوسکی مثال دنیا میں نہوگی۔ علاوہ اسکے حضرت عمر سے ثابت ہے۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ذرہ دیر کر کے آئے اور حضرت عمر اسوقت خطبہ پڑھ رہے تھے تو حضرت عمر نے کہا ایۃ ساعۃ ہذا (یہ کیا وقت ہے) حضرت عثمان نے عذر کیا۔ ما ہو الا ان سمعت النداء وما زدت علی ان توضأت (یعنے تو اذان سنکر صرف وضو ہی کیا ہے۔ کوئی دیر نہیں کی) اسپر حضرت عمر نے اور غصہ ظاہر فرمایا۔ والوضوء ایضا وقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بالغسل (ترمذی) کیا تو نے صرف وضو ہی کیا ہے۔ حالانکہ تو جانتا ہے۔ کہ پیغمبر خدا نے جمعہ کے روز غسل کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اس ساری گفتگو سے یہ تو صاف سمجھا جاتا ہے۔ کہ خطیب کسی ایسے شخص کو جو دیر سے آئے خاص خطاب بھی کر سکتا ہے۔ اور وہ بھی جواب دے سکتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ آجکل اگر عربی زبان میں یہ گفتگو ہو یا دیسی میں لیکن عربی زبان مخاطب نہیں جانتا تو کچھ شک نہیں کہ ایسی گفتگو نہ صرف بیکار ہوگی بلکہ تمام دنیا کے عقلا ایسی حرکت کرنے والے خطیب کو پرلے درجہ کا احمق جانینگے اور اگر دیسی زبان میں ہوگی۔ تو پھر وعظ کا ہونا ثابت۔

اسی حدیث سے اوس شبہ کا جواب بھی ہو سکتا ہے۔ جو مانعین ترجمہ کیطرف سے عموماً کیا جاتا ہے۔ کہ اگر خطبہ میں غیر عربی زبان میں وعظ کہنا سنت ہوتا تو صحابہ کرام جب دوسرے ملکوں میں گئے تھے۔ تو انہوں نے کیوں نہ کیا۔ اسکا جواب یہ ہے۔ کہ اول تو یہ قاعدہ ہی غلط ہے۔ کہ ایک کام جو بروایت صحیحہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو تو اوسپر عمل کرنے کیلئے صحابہ کا طریق عمل بھی دیکھا جائے کچھ ضرورت نہیں لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ہاں جو کوئی کسی ایسے کام کو جو آنحضرت سے ثابت ہو ترک کرے اوسکی طرف سے کسی قسم کا عذر ہونا چاہئے۔ نہ یہ کہ اوس فعل کے ثبوت میں شک ہو جائے۔ دوم صحابہ کرام جب غیر ملکوں میں گئے اول اول تو نہ وہاں کی زبان سے واقف تھے نہ وہاں کے لوگ اس کثرت سے مسلمان ہو کر شریک جمعہ ہوتے تھے۔ کہ اونکی خاطر

ahmadmuslim.de

دیسی زبان میں وعظ کہنے کی حاجت ہوتی جب اس ملک کے لوگ بکثرت مسلمان ہوئے تو وہ عموماً میل جول کی وجہ سے کم و بیش عربی سے واقف ہوگئے تھے۔ جیسے آجکل چھاونیوں میں رہنے والے معمولی انگریزی بول چال سے واقف ہو جاتے ہیں۔ علاوہ اسکے صحابہ کا طرز عمل غایتہ معلوم نہیں کہ دیسی زبان میں وعظ کرتے تھے یا نہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ عدم علم سے عدم شئے لازم نہیں آتا۔ فافہم۔

خطبہ کیوقت امام کا پشت بقبلہ اور منہ بروئے حاضرین اور اونچے مقام پر کھڑا ہوتا تھا بلکہ یایہا الناس کہنا ہی سلیم الفطرت آدمی کو ہدایت کر رہا ہے۔ کہ یہ کلام ہم کو سمجھانا چاہتا ہے۔ اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ وعظ ہی کیلئے ہے یہی ایک وقت اسلام نے مسلمانوں میں روح پھونکنے کا رکھا تھا۔ افسوس کہ مولویوں کی غلط فہمی سے یہ بیہودہ بنا رہا سامان اللہ

جہانتک مجھے معلوم ہے۔ ہر سہ اصحاب مذکورہ سوال یعنی جناب مولوی عبد العزیز صاحب جناب مولوی حافظ عبد اللہ صاحب جناب مولوی ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب بھی خطبہ میں وعظ کے قائل ہیں بلکہ کرتے ہیں۔

اس مسئلہ کو مزید تفصیل سے دیکھنا ہو تو رسالہ اہلحدیث کا مذہب دیکھو

س نمبر ۲۲۴ - از روئے عقاید اسلامیہ بندوں کی جزا و سزا یوم الحساب پر مقرر رکھی گئی ہے۔ روز قیامت میں جناب رب الارباب بندوں کا حساب لیکر اعمال صالحہ و افعال سیئہ کے اعتبار سے جنت و دوزخ میں داخل کریگا اور یہ معاملہ بعث و نشر و حشر پر موقوف رکھا گیا ہے۔ پس یہ جو بیان کیا جاتا ہے۔ کہ بندہ گنہگار کو قبر میں عذاب کیا جاتا ہے۔ یہ کیسی بات ہے۔ قبل از حساب و انصاف یہ سزا کیسی اور قبر میں تو جسم بے روح رہ جاتا ہے۔ پس عذاب کی تکلیف بدن بیجان کو کیونکر محسوس ہوتی ہوگی۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ بندہ قبر میں زندہ رہتا ہے۔ تو اس سے قبر پرستوں کے قول کو تقویت ہوتی ہے کہ کہا کرتے ہیں کہ اہل قبور ہماری التجائیں سنتے اور مرادیں بر لاتے ہیں ما سکا مدلل معقول جواب انعام فرما کر سائل کی اطمینیت کلی کیجائے۔

(محمد شیخ احمد از باسم ملک برما)

ج نمبر ۲۲۴ - جزا و سزا مرتے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ قرآن شریف میں ہے۔ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یعنے متقیوں کو فرشتے جب پاکیزہ حالت میں روح قبض کرتے ہیں۔ تو سلام کہتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ کہ آپ جنت میں داخل ہو جائیں۔ اس آیت اور اس کی ہم معنے اور کئی آیات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ نیک و بد اعمال کا نتیجہ مرتے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ حدیث کا مضمون بھی ہے۔ من مات فقد قامت قیامتہ یعنے جو مرا اسکی قیامت تو قائم ہو گئی۔ یہ آرام یا تکلیف قبر کے حساب کی صفائی یا عدم صفائی پر ہے مگر اس کے علاوہ محشر میں جو ایک عام یوم الفصل ہے عام فیصلہ کیا جائیگا۔ اس روز جنت کا داخلہ جن لوگوں کو ہوگا۔ وہ آخری ہوگا۔ اور قبر میں جو جنت کا داخلہ ہوگا یہ ایک آسائش کا نام ہے۔ اسکی حقیقت بیان نہیں ہوسکتی کسی قدر تمثیلاً بیان اسکا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ میں فرمایا ہے۔ قبر پرستوں کا اس سے کوئی مطلب پورا نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جو لوگ قبروں میں گرفتار عذاب ہیں ان سے تو انکا بھی کوئی مطلب نہیں۔ البتہ نیک بختوں سے سو دنیا کی زندگی میں جبکہ وہ ہمارے بیچ میں رہتے تھے۔ ہماری باتیں سنتے تھے۔ ہم ان کی سنتے تھے اس حال میں تو انکو یہ قدرت نہ تھی۔ کہ ہمارا کوئی ایسا کام باختیار خود پورا کر سکیں۔ خدائے تعالیٰ اپنے محبوب سید الانبیاء علیہم السلام کو فرماتا ہے قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا یعنی اے نبی! تو کہدے کہ میں تمہارے نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ جب سید الانبیاء کو یہ ارشاد ہے تو باقی لوگوں کا کیا شمار ہے۔

س نمبر ۲۲۵ - زید نے ہندہ سے نکاح کیا۔ اور زید کے ایک لڑکی زوجہ اول سے تھی۔ اور ہندہ کے لڑکا بطن ہندہ سے شوہر اول کا تھا۔ ان دونوں کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

(محمد یوسف از فیض آباد)

ج نمبر ۲۲۵ - دونوں میں کوئی رشتہ حرمت کا نہیں ہے۔ اسلئے نکاح انکا جائز ہے۔ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ۔

س نمبر ۲۲۶ - کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں زید نے ہندہ سے نکاح کرکے تخمیناً پانچ یا چھ سال کا عرصہ ہوا بعدہ شاید کچھ دن اپنے مکان میں ہندہ کو رکھکے دوسری فاحشہ کے فراق میں مبتلا ہو کر اپنی منکوحہ بی بی کو اپنے مکان سے نکال دیا۔ اور اس فاحشہ سے بعد ہونے ایک اولاد کے نکاح کر لیا۔ ہندہ زید سے نفقہ چاہتی ہے۔ نفقہ بھی نہیں دیتا۔ طلاق چاہتی ہے تو بھی طلاق نہیں دیتا۔ ہندہ حاکم کلکٹر کے پاس دعویٰ کرنے سے عاجز ہے۔ کیونکہ غریب ہے دوسرا

نکاح کرا سکتی ہے بشرطیکہ علم واستقرار ... اور اسکا نکاح بطریق اولیٰ فسخ ہو سکتا ہے

انتخاب الاخبار

نگینہ اور بجنور میں پھر آریوں نے سر اٹھایا ہے۔ مباحثہ کی تحریکات فریقین (مسلمانوں اور سماجیوں) میں ہو رہی ہیں۔ مسلمانان نگینہ کہتے ہیں کہ مباحثہ تو پہلے ہو چکا ہے۔ اب اگر ہو تو منصف مقرر ہو۔ لیکن آریہ منصف سے انکار کرتے ہیں۔

مولوی محمد علی واعظ کا لڑکا جو چوری میں پکڑا گیا تھا۔ پولیس نے عدالت میں چالان بھیجدیا۔ ۳۰ جولائی کو پیشی ہے افسوس مولوی صاحب کو اس ضعیفی میں نالائق اولاد سے سخت تکلیف پہونچی۔ اس سے زیادہ افسوس یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف اس نالائق کی حمایت کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا فرماتا ہے۔ لَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا (یعنی بدمعاشوں کے حمایتی نہ بنا کرو)۔

پٹنہ میں اس ہفتہ دو ہندو مسلمان ہوئے ایک کا نام عبدالرحمن اور دوسرے کا نام فاطمہ رکھا گیا۔

مولوی عبدالرحیم صاحب ضلع بیر بھوم بنگال کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا ہے۔ ناظرین سے جنازہ غائب اور دعاء خیر کی استدعا کرتے ہیں۔ اللہم اغفر لہا وارحمہا۔

لاہور میں وبائی امراض چیچک وغیرہ کے علاج کے لئے عنقریب ایک ہسپتال بنایا جائیگا۔ ہسپتال کی عمارت کے نقشے صیغہ تعمیرات میں بنائے جا رہے ہیں۔

بابعالی نے مزید ترکی فوج اور سامان جنگ روم و ایران کی متنازعہ سرحد پر بھیجا ہے ایرانی سفیر متعینہ قسطنطنیہ نے بابعالی سے شکایت کی کہ ایسی کارروائی سے دونوں سلطنتوں کے تعلقات میں کشیدگی ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

طفلس کے قریب سرحد روم و روس پر چند ترک روسی سرحد میں سے لکڑی کاٹتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔ ترکی سپاہیوں نے مداخلت کر کے ترکوں کو چھڑا لیا۔ اس بات پر روسیوں اور ترکوں میں لڑائی ہو گئی۔ ترکوں اور روسی سرحدی گارڈ میں آپس میں بندوقیں چلیں۔ ایک روسی سپاہی اس ہنگامہ میں مارا گیا۔

روس میں یہودیوں کے کشت و خون سے روس کے [illegible] زندگی کی قیمت بہت ہی کم ہو گئی۔

قیصر جرمنی نے ایک موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے جرمن تجارتی جہازات کی تعداد کے بکثرت بڑھ جانے سے بڑی خوشی ظاہر کی اور بیان کیا کہ ہماری خواہش ہے کہ تمام دنیا میں امن و امان رہے۔

قیصر جرمنی نے سلطان روم کے دو بڑے لڑکوں کو سرخ عقاب کے اعلیٰ تمغے عطا کئے۔

ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خان جو افغانی اخبار نکالنا چاہتے ہیں انکے متعلق مزید کیفیت معلوم ہوئی ہے۔ کہ ۱۵ سال قبل امیر عبدالرحمن مرحوم نے بھی کابل سے ایک نیم سرکاری اخبار جاری کرنا چاہا تھا۔ اور دہلی سے ایک لیتھو پریس منگا کر منشی عبدالرزاق نامی ایک شخص کو اسکا چارج دیدیا تھا۔ مگر کچھ تو منشی عبدالرزاق کے انتقال اور کچھ نامہ نگاروں کی کمی کی وجہ سے اخبار نہ نکل سکا۔ پریس اسوقت سے جاری ہے۔

دیر کی نزاع کی وجہ سے چترال کی سڑک پر آمد و رفت منقطع نہیں ہوئی۔ سکانہ دیر خبریں مظہر ہیں کہ میاں گل اور ان کے معاون خوانین نے بادشاہ خان کی اطاعت قبول کر لی۔

انجمن حمایت اسلام کا جو ڈپوٹیشن امیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے والا ہے۔ اس کی یہ غرض ہے کہ کالج کی عمارت کے لئے چندہ اور دس سال کا وظیفہ پیشگی طلب کرے۔

ایک جاپانی جہاز باربرداری بحیرہ کوریا میں ایک کان سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔ اور پچاس آدمی ہلاک ہوئے۔ اس کے متعلق اس سے زیادہ ابھی تک اور کوئی اطلاع نہیں ملی۔

جلالتمآب سلطان المعظم نے حکم صادر فرمایا ہے کہ شہر بروصہ جو دولت عثمانیہ کا قدیم مرکز حکومت اور قدیم آل عثمان کی عظمت و جلال یادگار ہے ایک ٹریننگ سکول کھولا جائے تاکہ مدرسوں کے لئے ایسے معلم اور اعلیٰ تعلیم یافتہ مدرس دستیاب ہو سکیں۔ سکول کے ساتھ ایک ابتدائی مدرسہ بھی کھولا جائیگا۔ علاوہ بروصہ کے مضافات میں ۲۰ ابتدائی مدرسے بھی قائم کئے جائینگے۔ اس قسم کی مسلسل اور متواتر خبریں پڑھ لینے کے بعد کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ سلطان المعظم ملک کی ابتدائی تعلیم سے غافل ہیں؟ ایک بڑی وسیع حکومت کی اصلاح ایک لمحہ میں نہیں ہو سکتی۔ جو تہائی صدی کوشش میں صرف ہو گئی۔ جب جا کر اتنا موقعہ ملا کہ مدرسوں کے قیام سے ملک کی جہالت دور کیجائے۔

پال مال گزٹ لنڈن نے "اسلام کی اشاعت افریقہ میں" کے عنوان سے ایک مبسوط مضمون لکھا تھا جسمیں اس نے نہایت حیرت کے ساتھ یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ اسلام جس سرعت کے ساتھ افریقہ میں پھیل رہا ہے اسکو دیکھتے ہوئے یہ امید قائم کرنی کہ عنقریب یہ وحشی خطہ اسلام کے زیر اثر آ جائیگا۔ غلط نہیں ہو سکتی۔"

قلعہ لاہور کے قریب کئی مویشی میدان میں مارے گئے تھے۔ پتہ کچھ نہیں چلا۔ ۳ جون کو دیکھا گیا کہ قریب ایک بھینس کو کسی نے زہر دیدیا جس سے بھینس مر گئی۔ مالک سامنے آگیا وہ چور پکڑے گئے۔ اور چار پانچ بھاگ گئے۔ پولیس بھی موقعہ پر آگئی۔ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔

۲۵ روپیہ انعام
پچیس روپیہ
عبدالحمید عمر ۲۰ سال رنگ گندم گوں۔ بدن گول۔ میانہ قد سر پیشانی کی طرف ایک زخم ضرب کا نشان ہے جو طول میں تقریبا ایک بالشت ہے اردو اور کچھ انگریزی بھی جانتا ہے ٹانگ کا لنگ ہے کلکتہ کی راہ امرتسر کو آتا تھا۔ ابتک یہاں نہیں پہونچا۔ اگر کوئی صاحب اطلاع دے پتہ بتلائیں یا امرتسر پہونچا دیں تو علاوہ مستحق ثواب عظیم ہونے کے خاکسار سے ۲۵ روپیہ انعام بھی پائینگے
خاکسار
بخش ساکن امرتسر کٹڑہ

کتبخانہ اہلحدیث

الہامی کتاب ویدا ور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل مباحث بحث کیا ہے۔ تمام مباحث کا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت۔ **قیمت** ۱۰/

حق پرکاش آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراضات کئے ہیں جیکا مفصل اور مکمل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے **قیمت** ۱۲/

آیات متشابہات اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق **قیمت** ۸/

تہذیب ہندوؤں کے فرائض واضح طور پر بتلائے گئے ہیں **قیمت** ۴/

ترک اسلام بابو عبدالغفور (نو آریہ دہرم پال) کے رسالہ ترک اسلام کا مفصل اور مفصل جواب شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے دلائل **قیمت** ۶/

ادب العرب صرف نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے۔ کہ اردو خوان بلا مدد استاد بھی مطالب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے۔ **قیمت** ۸/

اسلامی تاریخ آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات مع حکایات بچوں کیلئے بہت مفید ہے۔ **قیمت** .. ۱/

خصائل النبی شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ہے جسمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روزانہ حالات مبارکہ معلوم ہوں بچوں کیلئے مفید ہے۔ **قیمت** ۱/

تغلیب اسلام بجواب ترک اسلام عبدالغفور (نو آریہ دہرم پال)

جلد اول .. **قیمت**	.. .. ..	۵/
″ دوم	.. .. ″	۶/
″ سوم	.. .. ″	۵/
″ چہارم۔ چھپ رہی ہے۔ ناظرین رہیں۔		

المشتہر

مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ دستیاب ہو سکتا ہے حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے۔ اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لونگی سادہ عہ سے ہمہ تک فیعدد	کلاہ سادہ ۶/ سے ۹/ تک فیعدد
″ زرین ہے ″ عہ ″ ″	″ زرین عہ ″ ہمہ ″ ″
″ اوڑھنی کی عہ ″ ہے ″ ″	رومال ریشمی ۸/ ″ ہے ″ ″
ازار بند سوتی ۲/ ″ ۴/ ″ ″	کمبل دیسی ہے ″ ہمہ ″ ″
″ ریشمی ۱۲/ ″ ہے ″ ″ ″	لوئی سفید عہ ″ عہ ″ ″
تہبان گبرون بارکیٹ موٹا للعہ ″ عہ ″	پٹی دیسی ادنی ۱۲/ ″ ۱۴/ فیجوڑہ
جوتہ ساخت لودانہ عہ ″ للعہ ″	″ پشمینہ ہے ″ ہمہ ″ ″
″ زرین ہوشیارپوری عہ ″ عہ ″	جراب دوستانہ ادنی ۸/ ″ عہ ″
جراب دوستانہ سوتی ۱۲/ ″ ہے فیجوڑ	پٹی مسرج عہ ″ عہ ″
رومال سوتی عہ ″ عا ″ ″	″ پشمینہ عا ″ عا ″
فوجی زین خاکی ۱۲ گز ″ عہ ″	کمبل فوجی للعہ ″ عہ ″
صافہ نثری ادوہ ہے ″ ہمہ ″	چادر پشمینہ عہ ″ عہ ″
″ خاکی ہے ″ عہ ″	بنیان پاجامہ ادنی ہے ″ ہمہ ″
رنگین لونگی ۸ گز طول ۱/ گز عرض ہمہ سے تک	″ سوتی ۶/ ″ عا ″
چوتہی دوتہی ہے ″ ہے ″	پٹی ہر رنگ کوٹ فی تہان ۸/ ″ عہ ۹ گز
دری برائے پلنگ عا ″ ہے ″	
″ فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے۔	باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ انکے ہر قسم کا مال فوجی اسباب لنگیاں کمربند سیڈل۔ زین پوش۔ بہار سوتی و زرین پیچ ادنی وسنہری صدہ پھری ولیس ادنی وسنہری وصدہ پھری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کو ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا ایکبار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمادیں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیجائیگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپ کر شائع ہوا۔

ahmadimuslim.de